# خاوند کے جعلی سند سے حرام کھانے اور بائیکاٹ کی بنا پر طلاق طلب کر لی

طلبت الطلاق لهجر زوجها لها وأكله الحرام بشهادته المزورة

[ urdu - اردو - أردو ]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

# خاوند كے جعلى سند سے حرام كھانے اور بائيكاٹ كى بنا پر طلاق طلب كر لى

میں مطلقہ ہوں اور طلاق اس لیے طلب کی کہ خاوند نے مجھے چھوڑ رکھا تھا، اور اس لیے بھی کہ اسنے رشوت دے کر بے اے کی جعلی ڈگری حاصل کی، اور یہ علم میں رہے کہ میں نے اسے نصیحت بھی کی کہ اس گواہی سے آنے والا مال حرام ہے اور پھر وہ بھی اس سے غافل نہ تھا اسے اس کا علم بھی تھا اس نے کئی بار رشوت دی اور جو چاہتا تھا وہ حاصل بھی کیا.
اس کے علاوہ اس نے اپنے اٹھارہ سالہ بھائی کو بھی میرے ساتھ فلیٹ میں رکھا اور اسے چابی دے رکھی تھی کہ جب چاہے آئے اور جائے، اس سلسلہ میں میرا خاوند کے ساتھ اختلاف بھی ہوا، اور اسی وقت میرے خاوند نے میرے گھر والوں کی تذلیل بھی کی جنہوں نے اس کے ساتھ کوئی برا سلوك نہیں کیا تھا.
یہ علم میں رہے کہ خاوند کی ملازمت کی وجہ سے ہم کسی دوسرے ملك میں اکٹھے رہتے تھے اس کے بعد خاوند نے مجھ سے ٹیلی فون بھی لے لیا اور بغیر محرم مجھے اپنے پانچ سالہ بچے کے ساتھ اپنے ملك بھی روانہ کر دیا صرف میرے ساتھ خادمہ تھی، تو یہاں سے اس نے میرے ساتھ علیحدگی اور بائیکاٹ شروع کیا، اس کے بعد اور بھی بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں جن میں غیر اخلاقی حرکات بھی تھیں اور میں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا، تو کیا میرے طلاق طلب کرنے میں مجھے کوئی گناہ تو نہیں، اس کا میرے ساتھ اکثر طور پر معاملہ ایك ملازمہ جیسا تھا اور نہ ہی احترام کرتا تھا.

---

الحمد للہ:

شادی اللہ سبحانہ و تعالی کی نشانیوں میں سے ایك نشانی اور نعمتوں میں سے ایك نعمت ہے، جس میں خاوند اور بیوی سکون و اطمنان اورمحبت و انس پاتے ہیں، اور اسکے ساتھ ساتھ دونوں کو عفت و عصمت اور پاکبازی حاصل ہوتی ہے، اور نیك و صالح اولĀاد پیدا ہوتی ہے جو اللہ کے منہج

کے مطابق زمین آباد کرتی ہے. جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے: { اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اسنے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی یقینا غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں }الروم ( ٢١ ). ان مقاصد کی بنا پر شادی مشروع کی گئی ہے، اس لیے اگر یہ مقاصد ہی پورے نہ ہوں تو پھر طلاق کی راہ مشروع ہے تا کہ دوسری ازدواجی زندگی کی راہ بنائی جا سکے جس میں نکاح کے اہداف و مقاصد پورے ہو سکیں. آپ نے و خاوند کی جانب سے بائیکاٹ اور برے سلوك کا ذکر کیا ہے اور پھر وہ جعلی سند کے ساتہ حرام کھاتا ہے یہ سب ایسے اسباب ہیں جن کی بنا پر آپ کے لیے طلاق مباح ہو جاتی ہے کیونکہ ترمذی ابن ماجہ اور ابو داود میں حدیث مروی ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( ١١٨٧ ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( ٢٢٢٦ ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( ٢٠٥٥ ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " بغیر کسی سبب کے "

یعنی بغیر کسی تنگی کے جس سے علیحدگی کا مطالبہ کرنے کی ضرورت آئے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ کی معاونت کرے.

واللہ اعلم .